سوال :-

اسلام سے کیا مراد ہے؟ اسلام کی نمایاں خصوصیات بیان کریں۔

اسلام ایک ایسا مذہب ہے جو انسانیت کو مکمل طور پر خدا کے بتائے ہوئے اصولوں کے مطابق زندگی گزارنے کی ہدایت دیتا ہے۔ یہ ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جس میں زندگی گزارنے کے معاشرتی، سیاسی، معاشی، قانونی اور اخلاقی اصول شامل ہوتے ہیں۔

اصطلاحی معنی:

اسلام کے اصطلاحی معنی اطاعت، جھکنے، تسلیم اور مکمل جھکنے کے ہیں۔ یعنی اللہ کی اطاعت کرتے ہوئے امن میں داخل ہو جانا اسلام کہلاتا ہے۔

شرعی معنی:

شریعت کے لحاظ سے اسلام کا مفہوم ہے "اپنی مرضی سے خدا کی اطاعت کرتے ہوئے امن میں داخل ہو جانا"۔ شرعی مفہوم میں اسلام کی قبولیت یعنی "شہادت" کو ضروری سمجھا جاتا ہے یعنی ایک خدا کی عبادت کرنا اور محمد ﷺ کو آخری رسول ماننا۔

قرآن کریم میں ارشاد ہے:

"دین کے معاملے میں کوئی جبر نہیں ہے بلکہ آج
ہدایت کو گمراہی سے الگ کر دیا گیا ہے"

(البقرہ 2:256)

ڈاکٹر حمید اللہ کے مطابق "اسلام ایک توحید پرست دین ہے جو صرف اور صرف نبی کریم ﷺ کے ذریعے ملا"۔

امام غزالی فرماتے ہیں "دین اسلام دو چیزوں کے مجموعے کا نام ہے ایک اس میں حقوق اللہ اور دوسرا حقوق العباد شامل ہیں"۔

Day:

مولانا صدر الدین اصلاحی کا کہنا ہے "اسلام ہمارے عقائد اور عبادات کے مجموعے کا نام ہے"۔

حدیثِ جبرائیل:

حدیثِ جبرائیل مشہور احادیث میں سے ایک ہے جب جبرائیل نبی کریم کی خدمت میں تشریف لائے اور سوال کیا۔ اے محمد مجھے اسلام کے بارے میں بتائیں تو رسول نے فرمایا:

"اسلام یہ ہے کہ تو لا الٰہ الا اللہ (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں) اور محمد رسول اللہ (محمد اللہ کے رسول ہیں) کی گواہی دے، نماز قائم کرے، زکوٰۃ ادا کرے، رمضان کے روزے رکھے اور اگر استطاعت ہو تو (ساری زندگی میں ایک دفعہ) بیت اللہ کا حج کرے"۔

اسلام کا پختہ اور غیر متبدل عقیدہ یہ ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اپنی ذات اور صفات میں یکتا ہے۔ ساری مخلوق اسی کے حکم کے تابع ہے وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے ایک پتا بھی اس کے حکم کے بغیر نہیں ہل سکتا۔ زمین اور آسمان میں جو کچھ بھی ہے وہ اس کا خالق اور مالک ہے اور زمین اور آسمان کا غیب صرف اسی کو ہے۔

"اور تمھارے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا جب تک رب العالمین نہ چاہے"۔

(التکویر 81:29)

اپنی خواہشات کو اللہ کے حکم اور اس کی مرضی کے تابع کر دینا ہی اسلام ہے اور اسی میں انسانیت کی دینی اور دنیاوی فلاح ہے۔ اگر ہم اللہ کے بتائے ہوئے طریقوں کے مطابق زندگی گزاریں گے تو ہی ہم دنیا اور آخرت میں سرخرو ہو سکتے ہیں۔

Day: Date:

اسلام ایک عالمگیر دین:

اسلام ایک عالمگیر دین ہے جو انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں کو شامل کرتا ہے۔ یہ دنیاوی مسائل، معاشرتی تعلیمات، معاشی اصول، سیاسی نظام، اخلاقیات، عبادات، احکامات اور معاملات آخرت وغیرہ کے لیے رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ اسلامی تعلیمات کا حصول صرف دینی مسائل پر محدود نہیں ہوتا بلکہ یہ انسانی زندگی کے ہر پہلو کو چھوتا ہے۔

دین اسلام محدود وقت کے لیے نہیں ہے بلکہ یہ تاقیامت رہنمائی فرمائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم سے پہلے دنیا میں تقریباً ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر بھیجے تاکہ وہ انسانیت کی رہنمائی کر سکیں۔ تمام پیغمبروں کی تعلیمات مخصوص وقت کے لیے تھیں اور وقت کے ساتھ ساتھ وہ تعلیمات ختم ہوتی گئیں کیونکہ اُن میں بہت سی تبدیلیاں کر دی گئیں اور اب وہ اپنی اصل حالت میں موجود نہیں ہیں۔

دین اسلام کسی محدود جغرافیائی حدود کے لیے بھی نہیں آیا بلکہ تمام دنیا کے لیے ہے۔ دین اسلام سے پہلے دنیا میں ایک وقت میں بہت سے پیغمبر لوگوں کی رہنمائی کے لیے مختلف علاقوں میں بھیجے جاتے رہے ہیں۔ اُن کی تعلیمات صرف محدود جغرافیائی حدود پر مشتمل ہوتی تھیں مثال کے طور پر حضرت موسیٰ کو بنی اسرائیل کی طرف نبی بنا کر بھیجا گیا جبکہ حضرت شعیب اُسی دور میں مدیان جو کہ عرب قبیلہ تھا اُن کی طرف رسول بنا کر بھیجے گئے۔ دین اسلام کے بعد اب یہ طریقہ کار بالکل برعکس ہے کیونکہ ہمارے آخری نبی حضرت محمدؐ کو تمام انسانوں کی رہنمائی کے لیے بھیجا گیا ہے خواہ وہ کسی بھی

Day:

خطے سے تعلق رکھتے ہوں۔

دین اسلام کو کسی مخصوص انسانی گروہ کے لیے ہی روئے زمین پر نہیں اُتارا گیا بلکہ یہ ہر رنگ و نسل کے لوگوں کی رہنمائی کا ذریعہ ہے۔

"سب مسلمان بھائی بھائی ہیں۔ عربی کو عجمی پر اور عجمی کو عربی پر کوئی فضیلت حاصل نہیں۔ ہاں! صرف پرہیزگاری خدا کے نزدیک افضل ہے"

(خطبہ حجۃ الوداع)

دین اسلام کے بارے میں رہنمائی ہمیں دو ہی طریقوں سے حاصل ہو سکتی ہے جن میں سے ایک قرآن مجید اللہ کی کتاب ہے جو کہ اللہ نے محمد پر نازل کی اور دوسرا حدیث ہے جس میں ہمارے تمام دینی اور دنیاوی مسائل کا حل نبی کریم نے یا تو خود بیان کر دیا ہے یا تو اُن کی حیاتِ مبارکہ کے عملی پہلوؤں سے ہمیں حاصل ہوتا ہے۔

قرآن کا موضوع صرف اور صرف انسان ہے۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ تمام انسانیت سے مخاطب ہوتے ہیں۔ قرآن کو پڑھنا، سمجھنا اور عمل میں لانا ہر مسلمان کا فرض ہے تاکہ اس کی رہنمائی میں زندگی گزاری جا سکے اور اللہ کی رضا حاصل ہو سکے۔ اسلام کی عالمگیر حیثیت کے باوجود ہر مسلمان کو اپنی عملی زندگی میں اسلامی تعلیمات کو اپنانا چاہیئے تاکہ اس کے ذریعے اسلام کے فضائل کو حقیقت بنا سکیں۔

اسلام کی نمایاں خصوصیات:

مکمل ضابطہ زندگی ہونے کی حیثیت سے اسلامی تعلیمات کے دو پہلو ہیں: ایک طرف اسلام زندگی کی بنیادی حقیقتوں پر روشنی ڈالتا ہے اور بتاتا ہے کہ کائنات کی اصل حقیقت کیا ہے اور اس میں انسان کا اصل مقام کیا ہے اور اُس کی زندگی کا اصل مقصد کیا ہے۔ دوسری طرف اسلام زندگی کا مفصل قانون پیش کرتا ہے تاکہ انسان افراط و تفریط سے بچ کر اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگی کو اعتدال اور توازن کی بنیادوں پر استوار کر کے کامیابی حاصل کرے۔ اسلام کی نمایاں خصوصیات درج ذیل ہیں۔

تصورِ توحید:

اسلامی نظریہ حیات کی سب سے نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ یہ کسی انسانی کوشش کے نتیجے میں بنایا ہوا دین نہیں ہے بلکہ یہ الہامی ہے۔ یعنی یہ اُس خالق کی طرف سے آیا ہوا ہے جس نے تمام کائنات کو پیدا کیا ہے۔ توحید اسلام کا بنیادی ستون ہے۔ پورا کا پورا اسلام عقیدہ توحید کے گرد گھومتا ہے۔ صرف اللہ تعالیٰ کو ہی خالق ماننا اور اُسی سے مدد مانگنا دائرہ اسلام میں داخل ہونے کی پہلی شرط ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ کائنات بنائی ہے اور وہ اکیلا ہی اس کا خالق ہے۔

"تم فرما دو وہ اللہ ہے۔ وہ ایک ہے اللہ بے نیاز ہے۔
نہ اُس کی کوئی اولاد اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا

Day: Date:

ہے اور نہ اس کے جوڑ کا کوئی ہے۔
(الاخلاص : 1-4)

الہامی ہدایت کا دعویٰ تو تمام مذاہب کرتے ہیں لیکن موجودہ دور میں اسلام کے سوا کسی الہامی مذہب کی تعلیمات محفوظ نہیں کچھ تو اس وجہ سے کہ وہ مذاہب اس زمانے کے ہیں جب تحریر کے ذریعے چیز محفوظ نہ ہو سکتی تھی اور کچھ تو اس وجہ سے کہ اُن مذاہب کے پیروؤں نے ان میں اپنی من مانی چیزیں داخل کر کے بے شمار تبدیلیاں کر دیں۔ اس بناء پر اسلام موجودہ دنیا کا واحد الہامی مذہب ہے اور اس کی حفاظت کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے خود لیا ہے۔ چنانچہ قیامت تک اسلام واحد الہامی مذہب رہے گا۔

عقیدہ رسالت:

عقیدہ ~~توحید~~ رسالت کلمہ شہادت کا دوسرا اہم جزو ہے جس کے مطابق دائرہ اسلام میں داخل ہونے کے لیے اللہ کو ایک خدا ماننے کے بعد حضرت محمد ﷺ کو آخری رسول ماننا بھی ضروری ہے۔

" اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر احسان کیا ہے کہ ان میں انہیں میں سے ایک پیغمبر مبعوث کیا جو انہیں آیات پڑھ کر سناتا ہے اور ان کا تزکیہ کرتا ہے اور انہیں کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے۔

(ال عمران : 164)

پیغمبر کا کام ایک طرف تو یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتاب لوگوں تک پہنچائیں اور دوسری طرف یہ کہ خود ان تعلیمات کو اپنی زندگی میں اپنا کر لوگوں کے سامنے عملی نمونہ پیش کریں۔ اسی وجہ سے اسلامی نظام حیات کے اولین ماخذ

میں ایک قرآن اور دوسرا سنتِ رسول ہیں۔ نبی اکرمؐ نے اپنی سنت کے ذریعے انسانوں تک یہ پیغام پہنچا دیا ہے کہ زندگی گزارنے کا طریقہ کیا ہونا چاہیے۔ مثال کے طور پر قرآن پاک میں متعدد بار نماز قائم کرنے کا حکم ہوا ہے لیکن قرآن میں نماز کو کیسے قائم کرنا ہے اس کا ذکر درج نہیں۔ نبی پاک کی احادیث کے ذریعے ہمیں رہنمائی ملتی ہے کہ نماز کو کیسے قائم کرنا ہے۔ اس کے علاوہ بھی تقریباً زندگی کے ہر پہلو میں رہنمائی سنتِ رسول سے ہی ملتی ہے۔

نبی پاک کا فرمان ہے:

"بے شک مجھے انسانیت کے لیے معلم بنا کر بھیجا گیا"۔

سُنتِ رسول سے جو رہنمائی حاصل ہوتی ہے وہ بھی اللہ تعالیٰ کی ہی عطا کردہ ہے۔

"نبی کبھی بھی خود سے بات نہیں کرتا اس کی وضاحت اللہ نے قرآن پاک میں کر دی ہے۔

"اور نہ خواہش نفس سے منہ سے بات نکالتے ہیں۔ یہ (قرآن) تو اللہ کا حکم ہے جو ان کی طرف بھیجا جاتا ہے"۔

(النجم: 3-4)

مکمل ضابطہ زندگی:

اسلام کی سب سے نمایاں اور امتیازی خصوصیت یہ ہے کہ یہ زندگی کا نہایت منظم ضابطہ ہے حیات انسانی کا کوئی بھی گوشہ خواہ وہ انفرادی ہو یا اجتماعی، معاشی ہو یا سیاسی، قومی ہو یا بین الاقوامی اسلام کی ہدایت سے محروم نہیں رہا۔ اکثر اوقات یہ غلط فہمی پھیلائی جاتی ہے کہ مذہب انسان کا انفرادی معاملہ ہے لیکن اسلام کے معاملے میں یہ مذہب نہیں۔ قرآن میں اس کے لیے دین کی

اصطلاح فرمادی ہے جس کے معنی ہیں مکمل ضابطہ حیات۔ اسلام صرف دینی علم نہیں دیتا بلکہ دنیاوی تعلیمات بھی اسلام میں شامل ہیں۔ اسلام انسان کی پیدائش، پرورش، کردار سازی، حصولِ علم، حصولِ حلال رزق اور حقوق العباد سب کے متعلق رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ مثال کے طور پر اسلام نے حصولِ حلال رزق کو عین عبادت قرار دیا ہے۔ پہلی وحی کا پہلا لفظ ہی 'اقراء' ہے یعنی پڑھ جس سے ہمیں تعلیم حاصل کرنے کی اہمیت کا اندازہ ہو جاتا ہے۔

"سب سے افضل اور بہتر صدقہ یہ ہے کہ ایک مسلمان علم سیکھ کر دوسرے مسلمان بھائی کو سکھائے۔"

(ابن ماجہ)

ایک اور حدیث میں بیان ہوا ہے:

"مسلمان کے لیے فرائض خداوندی یعنی نماز روزہ اور حج وزکوٰۃ کے بعد رزقِ حلال طلب کرنا بھی فرض ہے۔"

قرآن اور حدیث سے یہ بات کو واضح ہے کہ اسلام نے ہمیں دین کے ساتھ دنیاوی بھی تعلیم دی ہے۔ انسان کی زندگی میں ہر رخ خدا کے بتائے ہوئے اصولوں کے مطابق ہی متعین ہونا چاہیے کیونکہ ان کی خلاف ورزی کو شیطان کی پیروی قرار دیا گیا ہے جو کہ کھلی گمراہی کا شکار ہے۔

ایمان اور نفس کی اصلاح:

اسلامی نظریہ حیات کی ایک خصوصیت ایمان ہے۔ ایمان خدا پر اس کے رسول پر اور زندگی کے بعد موت پر۔ ایمان ہی

انسان کی فکری اور فلسفیانہ بنیاد ہے۔ درحقیقت انسان اپنے شعور کی بنا پر جمادات و نباتات و حیوانات سے مختلف ہے۔ درختوں کی نشوونما کا ایک راستہ اور طریقہ متعین ہے وہ اس سے نہیں ہٹ سکتے۔ دریاؤں کے بہنے کا ایک قانون ہے جس میں کوئی تبدیلی نہیں کی جاسکتی۔ حیوانات اپنی جبلتوں کے تابع ہیں۔ مگر اس سب کے برخلاف انسان کو شعور اور ارادہ کی دولت سے نوازا گیا ہے۔

اسلامی نظریہ حیات انسان کے شعور اور آزادی کے اعتراف پر مبنی ہے۔ اس لیے اس کا نقطہ آغاز ایمان ہے۔ ایمان سے مراد فکر و نظر اور دل و دماغ کی تبدیلی ہے تاکہ انسان کا زاویہ نگاہ اور سوچنے کا انداز بدل جائے اور وہ اپنی پوری زندگی کو خدا کی اطاعت کے سانچے میں ڈھالنے کے لیے سرگرم ہو جائے۔ اسلام انسان کی بنیادی تعلیم پر زیادہ زور دیتا ہے۔ وہ دل و دماغ سے غیر اللہ کی عقیدت و محبت ختم کر کے ایمان کو خدا کے لیے خالص کر لیتا ہے۔ پھر جب ایمان پیدا ہو جاتا ہے اور سوچنے کا انداز بدل جاتا ہے تو انسان کی پوری شخصیت بدل جاتی ہے۔

سادہ اور عقلی مذہب:

اسلام ایک ایسا دین ہے جس کی تعلیمات سادہ اور قابل عمل ہیں۔ توحید، رسالت اور زندگی بعد موت اس کے بنیادی عقائد ہیں اور عقل اور وجدان کی تائید میں ہے۔ اسلام کی رسوم و عبادات اس قدر سادہ اور قابل فہم ہیں کہ انہیں ہر شخص سرانجام دے سکتا ہے۔ خدا اور اس کے بندے کے درمیان کسی واسطے کی ضرورت نہیں۔ ہر انسان براہ راست خدا کی کتاب سے استفادہ کر کے یہ جان سکتا ہے کہ اللہ نے اس سے کن باتوں کا مطالبہ کیا ہے۔

ay: Date:

اسلام اندھی اور بہری اطاعت کا مطالبہ نہیں کرتا۔ قرآن میں بار بار اس بات کو ابھارا گیا ہے کہ وہ تفکر کی قوتوں کو استعمال کریں

" عقل والوں کے لیے نشانیاں ہیں۔ "

(البقرہ : 164)

" وہ لوگ جو عقل سے کام نہیں لیتے جانوروں سے بھی بدتر ہیں۔ "

(التوبہ : 34)